**قوم ثمود**

قوم ِ ثمودکے 9 فسادی اشخاص:

1۔ مصدع بن مہرج بن یحییٰ 2۔ قیدار بن سالف 3۔ دعمی 4۔ دعیم 5۔ کھرما 6۔ ھریم 7۔ صواب 8۔ مسطع

قوم ثمود اور اسکی ہلاکت:

حضرت صالح ؑ کا نسب صالح بن عبیر بن سیاف بن ماشح بن عبید بن خاضر بن ثمود بن ارم بن سام بن نُوح ہے اور آپ کی عُمر 280 برس ہے۔

ثمود کا نسب: -

ثو د بن عامر بن ارم بن سام بن نوح یہ جد بین بن عامر کا بھائی تھا۔ یہ قوم مقام الحجر میں رہتی تھی جو حجاز اور شام کے درمیان وادی القریٰ ہے۔ حجاز اور شام کے درمان وادی القرٰ تک جو میدان نظر آتا ہے یہ سب البحر ہے آج کل یہ جگہ صُبح الناقہ کے نام سے مشہور ہے۔

قوم ِ ثمود کو عاد ِ ثانیہ بھی کہا جاتا ہے اور یہ قوم ِ عاد کی بربادی کے 500 سال بعد مقام الحجر میں آباد ہوئی۔ جب قوم ِ ثمود نے پتھر سے اونٹنی نکلنے کا معجزہ مانگا اور پتھر سے ایک اونٹنی نمودار ہوئی اسے دیکھ کر ان کے سردار جندع بن عمُرو اور اس کے ساتھیوں نے تو اسلام قبول کر لیا باقی جو اور سسردار اسلام لانے کیلئے تیار تھے انہیں زواب بن عمرو بن لبید نے اورحباب نے جو کہ بتوں کا مجاور تھا اور رباب بن بحر بن جلمس نے انہیں روک دیا۔ حضرت جندع بن عمرو جو کہ سردار تھا اس کا بھتیجا شہاب نامی یہ ثمودیوں کا بڑا عالم فاضل اور شریف شخص تھا اس نے ایمان لانے کا ارادہ کر لیا تھا لیکن ان بد بختوں نے اسے بھی روکا جس پر ایک ایک مومن ثمودی مہوش بن غنصہ نے کہا کہ آل عمرو نے شہاب کو دین حق کی دعوت دی قریب تھا کہ وہ مشرف بااسلام ہو جائے اور اگر ہو جاتا تو اس کی عزت سوا ہو جاتی مگر بد بختوں نے اسے روک دیا اوار نیکی سے ہٹا کر اسے بدی پر لگا دیا۔

اس حاملہ اونٹنی کو اس وقت بچہ ہوا ایک مدت تک دونوں ان میں رہے۔ ایک دن اونٹنی ان کا پانی پیتی۔ اس دن اس قدر دودھ دیتی کہ یہ لوگ اپنے سب برتن بھر لیتے۔ اس کے قتل کی وجہ یہ ہوئی کہ غنیزہ بنت عنم بن مجلز جو ایک بڑھیا کافرہ تھی اور حضرت صالح ؑ سے بڑی دشمنی رکھتی تھی اس کی لڑکیا ں بہت خوبصورت تھیں اور یہ تھی بھی مالدار ، اس کے خاوند کا نام زواب بن عمرو تھا، جو ثمودیوں کا ایک سردار تھا یہ بھی کافر تھا اسی طرح ایک اور عورت تھی جس کا نام صدقہ بنت محیا بن زبیر بن مختار تھا۔ یہ بھی حسن اور مال اور حسب نسب میں بڑھی ہوئی تھی۔ اس کے خاوند مسلمان ہوگئے تھے۔ اس سرکش عورت نے ان کو چھوڑ دیا۔ اب یہ دونوں عورتیں لوگوں کو اُکساتی تھیں کہ حضرت صالح ؑ کی اونٹنی کو قتل کردے۔

صدقہ نامی عورت نے ایک شخص حباب کو بلایا اور اس سے کہا کہ میں تیرے گھر آ جاؤں گی اگر تو اس اونٹنی کو قتل کر دے لیکن اس نے انکار کر دیا۔ اس پر اس نے اس کے چچا کے لڑکے مصدع بن مہرج بن یحییٰ کو بلایا اور اسے بھی اس بات پر آمادہ کیا یہ خبیث اس کے حسن و جمال کا دیوانہ تھا اس برائی پر آمادہ ہو گیا ادھر عنیزہ نے قیدار بن سالف بن جزع کو بلا کر اس سے کہا کہ میری ان خوبصورت نوجوان لڑکیوں میں سے جسے تو پسند کرے اسے میں تجھے دُوں گی اس شرط پر کہ تو اس اونٹنی کی کونچیں کاٹ ڈال یہ خبیث بھی آمادہ ہو گیا۔ یہ بھی زناکاری کا بچہ سالف کی اولاد میں نہ تھا۔ جیسان نامی ایک شخص سے اس کی بدکار ماں نے زناکاری کی تھی اس سے یہ پیدا ہوا تھا۔ اب دونوں چلے اور اہل ثمود اور دوسرے شریروں کو بھی اس پر آمادہ کیا چنانچہ سات شخص اور بھی آمادہ ہو گئے۔ اور یہ 9 فسادی شخص ہر ارادے پر تُل گے۔

اونٹنی کے واپس آنے کےراستے میں یہ دونوں شریر اپنی اپنی کمین گاہوں میں بیٹھ گئے جب اونٹنی نکلی تو پہلے مصدع نے اسے تیر مارا جو اس کی ران کی ہڈی میں پیوست ہو گیا۔ اس وقت عنیزہ نے اپنی خوبصورت لڑکی کو کھلے منہ قیدار کے پاس بھیجا اس نے قیدار سے کہا کیا دیکھتے ہو اُٹھو اور اس کا کام تمام کرو۔ یہ اس کا مُنہ دیکھتے ہی دوڑا اور اس کے پچھلے پاؤں کاٹ دیے، اونٹنی چکرا کر گری اور ایک آواز نکالی جس سے اس کا بچہ ہوشیار ہو گیا اور اس راستے کو چھوڑ کر پہاڑی پر چلا گیا، یہاں قیدار نے اونٹنی کا گلا کاٹ دیا اور وہ مر گئی اس کا بچہ پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ گیا اور تین مرتبہ بلبلایا اس نے اللہ کے سامنے اپنی ماں کے قتل کی فریاد کی پھر جس چٹان سے اسکی ماں نکلی تھی اس میں سما گیا۔

حضرت صالح ؑ کو جب یہ خبر پہنچی تو آپ ؑ کی آنکھوں میں آنسو نکل آئے اور فرمایا بس اب دین دن میں تم ہلاک کر دیے جاؤ گے ، بُدھ کے دن ان لوگوں نے اونٹنی کو قتل کیا تھا اور چونکہ کوئی عذاب نہ آیا تھا اس لیے اترا گئے اور ان مفسدوں نے ارادہ کر لیا کہ آج شام کو صالح ؑ کو بھی مار ڈالو اگر واقع ہم ہلاک ہونے والے ہیں تو یہ کیوں بچا رہے۔ حضرت صالح ؓ کا گھر پہاڑ کی بلندی پر تھا ابھی یہ اُوپر چڑھ ہی رہے تھے کہ اوپر سے ایک چٹان پتھر کی لڑھکتی ہوئی آئی اور سب کو ہی پیس ڈالا۔ جمعرات کے دن تمام ثمودیوں کے چہرے زرد پڑ گئے۔ جمعہ کے دن آگ جیسے سُرخ ہو گئے اور ہفتے کے دن جو مہلت کا آخری دن تھا ان کے مُنہ سیاہ ہو گئے۔ تین دن جب گزر گئے تو چوتھا دن اتوار صبح ہی صبح سورج کے روشن ہوتے ہی اوپر آسمان سے سخت کڑاکا ہُوا جس کی ہولناک دہشت انگیز چنگھاڑ نے ان کے کلیجے پھاڑ دیے ساتھ ہی زبردست زلزلہ آیا ، ایک ہی ساعت میں ایک ہی ساتھ ان سب کا ڈھیر ہو گیا ۔ مُردوں سے مکانات، بازار، گلی کوچے بھر گئے ، مرد عورت، بچے ، بوڑھے اول سے آخر تک سارے کے سارے تباہ ہو گئے۔

شان ِ رب دیکھیئے کہ اس واقعہ کی خبر دنیا کو پہنچانے کیلئے ایک کافرہ عورت بچا دی گئی۔ یہ بھی بڑی خبیث تھی حضرت صالح ؓ کی عداوت کی آگ سے بھری ہوئی تھی اس کی دونوں ٹانگیں معذور تھیں لیکن ادھر عذاب آیا ادھر اس کے پاؤں کھل گئے اپنی بستی سے سر پٹ بھاگی اور تیز دوڑتے ہوئے دوسرے شہر میں پہنچی اور وہاں جا کر سارا واقعہ بیان کر ہی چکنے کے بعد ان سے پانی مانگا ابھی پوری پیاس بھی نہ بجھی تھی کہ عذاب الٰہی آ پڑا اور وہیں ڈھیر ہو کر رہ گئی۔

ایک شخص ابو دغال نامی بھی بچ گیا تھا یہ یہاں نہ تھا حرم کی پاک زمین میں تھا لیکن کچھ دنوں کے بعد جب اپنی کسی کام کی غرض سے حدِ حرم سے باہر آیا اسی وقت آسمان سے پتھر آیا اور اسے بھی جہنم واصل کیا۔ ثمودیوں میں سوائے حضرت صالح ؑ اور ان کے مومن صحابہ کے اور کوئی بھی نہ بچا۔ طائف میں قبیلہ ثقیف اسی کی نسل سے ہے۔

حضور پاک ﷺ جب اس کی قبر کے پاس سے گزرے تو صحابہ ؓ سے پوچھا جانتے ہو یہ کس کی قبر ہے صحابہ ؓ نے جواب دیا کہ اللہ اور اُس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ آپ ؐ نے فرمایا یہ ابو دغال کی قبر ہے یہ قوم ثمود سے ہے جب عذاب آیا یہ حرم پاک میں تھا جیسے ہی یہ حرم پاک سے نکلا اسی وقت اپنی قوم کے عذاب سے یہ ہلاک ہُوا اور یہیں دفن کیا گیا اس کے ساتھ اس کی سونے کی چھڑی بھی دفنا دی گئی اگر اس کو کھو دو تو یہ سونے کی چھڑی اس سے نکلے گی اور یہی اسکی قبر کی نشانی ہے لہٰذا لوگوں نے کھود کر سونے کی چھڑی نکال لی۔